REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم ۔ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ **بدر** قادیان

جلد ۲۶ — شمارہ ۲۲

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر ۔ محمد انعام غوری ۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian Pin: 143516.

۱۴ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ — ۲ احسان ۱۳۵۶ ہش — ۲ جون ۱۹۷۷ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۳۰ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۶/۵/۷۷ کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ
"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"
احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۳۰ ہجرت (مئی)۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع اہل و عیال و جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں ——— الحمد للہ ؛

جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ کی کامیاب سالانہ کانفرنس!

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج تامل ناڈو ۔ منزیل ایڈاکرہ

خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور اس کی تائید و نصرت سے جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ کی سالانہ کانفرنس نہایت شاندار اور کامیابی سے مورخہ ۳۰ اپریل اور یکم مئی ۷۷ء بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہوئی۔

امسال کانفرنس کے لئے جماعت احمدیہ کرولائی سے ۱۵ میل دور ایڈاکرہ ——— (EDAK ARA) کو منتخب کیا گیا۔ یہاں کوئی جماعت نہیں اور نہ ہی یہاں کوئی احمدی رہتے ہیں۔ تاہم یہاں جماعت احمدیہ کے ساتھ ہمدردی رکھنے والے بہت ... ہیں۔ اور ان ہی لوگوں کی شدید خواہش پر یہاں کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

چنانچہ یہاں کے رہنے والے ہندو مسلم عیسائیوں نے اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے بہت تعاون کیا۔ جزاہم اللہ۔

کانفرنس کے انتظامات کے لئے مکرم ویران کٹی صاحب اور اے کیو مسلم صاحب کی زیر نگرانی ایک استقبالیہ کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ مجموعی طور پر تمام امور کی نگرانی محترم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب انچارج مبلغ کیرالہ فرما رہے تھے۔ اس کمیٹی کی انتھک کوششوں سے مہمانوں کے قیام و طعام اور جلسہ گاہ کے لئے یہاں کے ہائی سکول کی عمارت دو روز کے لئے ہمیں مل گئی۔ سکول کے وسیع و عریض کمپاؤنڈ کو سفید جھنڈیوں اور ٹیوب لائٹوں سے خوب مزین کیا گیا تھا۔ سامعین کے لئے سینکڑوں کرسیوں اور لاؤڈ سپیکر اور روشنی کا بہترین انتظام کیا گیا تھا۔

مہمانانِ کرام

اس کانفرنس میں شرکت کے لئے صوبہ کیرالہ کی ۲۳ جماعتوں میں سے سینکڑوں نمائندگان تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ پینگاڈی کی طرف سے ایک سپیشل بس کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

اس کانفرنس میں شرکت کرنے اور تقریر کرنے کے لئے مدراس سے خاص طور پر مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت، مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر اور خاکسار مدعو تھے۔

تشہیر

کانفرنس کے بارے میں کئی روز قبل ہی دو تین دفعہ کیرالہ کے مشہور و کثیر الاشاعت روزنامے "ماتروبھومی" اور "منورما" میں خبریں آتی رہیں۔ اور آل انڈیا ریڈیو سے بھی دو دفعہ یہ خبر نشر ہوتی رہی۔ نیز صوبہ کی تمام جماعتوں کے ذریعہ بڑے بڑے وال پوسٹرز صوبہ کے طول و عرض میں چسپاں ہوئے علاوہ ازیں ہزاروں کی تعداد میں نوٹس شائع کر کے ایڈاکرہ اور مضافات میں تقسیم کئے گئے۔

فضلِ الٰہی کا نزول

مقام کانفرنس اور اس کے مضافات میں ان دنوں سخت پریشان کن گرمی اور تپش تھی۔ لیکن دونوں روز بعد دوپہر اچانک بہت بادل چھا جاتا رہا۔ اس سے دھوپ غائب ہو جاتی رہی اور گرمی میں بھی کافی کمی محسوس ہوتی تھی۔ ساتھ ہی یہ گھٹا ٹوپ بادل دیکھ کر بارش کا خوف بھی ہوتا تھا۔ اور ایڈاکرہ کے مضافات میں سخت بارشوں کی اطلاع ملتی تھی۔ اس وجہ سے ہر احمدی دردِ دل سے دعائیں کرتا تھا کہ مولیٰ کریم موسم کو ہمارے موافق فرمائے۔

چنانچہ خدا تعالیٰ کا فضل اس دفعہ بھی نظر آیا کہ دونوں دن بارش بھی نہیں ہوئی اور سخت بادل کی وجہ سے جلسہ گاہ سخت دھوپ سے بھی محفوظ رہی۔ اور سخت گرمی میں بھی کمی واقع ہوئی۔ فالحمد للہ۔

جلسہ کے ختم ہونے کے بعد دوسرے دن یہاں تیز بارش ہونے کی اطلاع ملی۔ خدا تعالیٰ کی اس غیر معمولی تائید و نصرت دیکھ کر بعض غیر احمدی بھی بہت متأثر ہوئے اور کہنے لگے کہ ان قادیانیوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی بہت برکتیں ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

قیام و طعام

انتظامیہ کمیٹی کی طرف سے تمام مہمانوں کے لئے دونوں دن تینوں وقت کے کھانے کا عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔ اسی طرح ہائی سکول کے مختلف کمروں میں مہمانوں کے قیام کے لئے بھی اچھا انتظام تھا۔

کانفرنس کا پہلا دن

سالانہ اجلاس کا پہلا جلسہ مورخہ ۳۰ اپریل شام کو ½ ۵ بجے محترم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم اے۔ کیو مسلم صاحب نے استقبالیہ تقریر کرتے ہوئے مقررین کا سامعین کو تعارف کرایا۔

افتتاحی تقریر

اس کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ اور بتایا کہ انسانی زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کا تقرب اور اس کی محبت حاصل کرنا ہے۔ ایک زندہ خدا کی طرف انسان کو لے جانے کے لئے ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور و مرسل کی بعثت ہوتی ہے۔ اس زمانہ میں انسان کو اس کے خالق و مالک خدا کے ساتھ زندہ تعلق پیدا کرنے اور اس طرح اس کی زندگی کے مقصد کے حصول کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ کے ذریعہ ایک روحانی جماعت کا قیام ہوا۔

صدارتی تقریر

افتتاحی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب نے ابتدائی صدارتی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ خالصۃً ایک روحانی اور دینی جماعت ہے۔ اسے سیاست سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ ہمارا کام اسلامی تعلیمات کی جو امن و امان کی بنیاد پر مبنی ہیں، دنیا میں تبلیغ کرنا ہے۔ نیز مسلمانوں کے اندر عقائد

(باقی دیکھئے صفحہ ۹ پر)

مالک ... الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ؛

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام

قادیان میں جلسہ یوم خلافت کا بابرکت انعقاد

خلافت سے متعلق مختلف پہلوؤں پر علمائے سلسلہ کی تقاریر

رپورٹ مرتبہ جاوید اقبال اختر۔ مرسلہ مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ قادیان

قادیان ۲۹ مئی۔ آج ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے مسجد اقصیٰ میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت مکرم مولوی نور الاسلام صاحب کی تلاوت کلام پاک اور خاکسار کی نظم خوانی سے شروع ہوا۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ کی زیر عنوان

"پاکیزہ نظام خلافت قرآن شریف و احادیث کی روشنی میں"

ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اُمت محمدیہ میں سب سے پہلا اجماع مسئلہ خلافت پر ہوا۔ اور تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم نے متفقہ طور پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ و جانشین تسلیم کیا۔ آپ نے مختلف آیات قرآنیہ کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بیان فرمایا ہے کہ وہ نبی کی زندگی کے بعد نظام خلافت جاری رکھے گا جس کے ذریعہ وہ مذہب اسلام کی آبیاری کرے گا۔ اسی لئے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ہر نبوت کے بعد خلافت ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اسلام کی بعثت ثانیہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس پاکیزہ نظام خلافت کو جاری فرمایا ہے۔ کیونکہ نبوت اگر اصل ہے تو خلافت اس کا تتمہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ صرف اور صرف نظام خلافت کی برکات کا ہی نتیجہ ہے کہ موجودہ دور میں جب جماعت احمدیہ پر بہت سی مصائب و مشکلات آئیں اور مخالفین نے چاہا کہ اس جماعت کو ختم کر دیں، اللہ تعالیٰ نے نظام خلافت کی برکات سے جماعت کو ان مشکلات کو برداشت کرنے کی توفیق دی۔ اور جماعت ان میں سے سُرخرو ہو کر نکلی ہے۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی زیر عنوان

"ضرورت خلافت تاریخی واقعات کی روشنی میں"

ہوئی۔ مقرر صاحب موصوف نے آیت استخلاف کی روشنی میں اس امر کو واضح کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں تمکین دین اور مومنوں کی خوف کی حالت کو امن سے بدلنے کے لئے خلافت کی ضرورت کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہمارے سامنے عرب میں بغاوت کا جھنڈا بلند ہو چکا تھا۔ ایسے نازک وقت میں اگر اللہ تعالیٰ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلافت کے مقام پر فائز نہ کرتا تو مومنین کا شیرازہ بکھر جاتا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں تمام باغیوں کی سرکوبی ہوئی۔ اور مسلمانوں کو از سر نو مجتمع و منظم کیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اس بابرکت دور خلافت کو مسلمانوں میں اس وقت تک قائم رکھا جب تک مسلمانوں نے خلافت کی ناقدری نہیں کی اور اطاعت و فرمانبرداری پر قائم رہے۔ اور جب ان اوصاف کی من حیث الجماعت مسلمانوں میں کمی آ گئی تو نظام خلافت ختم ہو کر دور ملوکیت شروع ہو گیا۔ اب پھر مشیت الٰہی سے اس زمانہ میں مسلمانوں کی شیرازہ بندی اور ان میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے اور اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کرنے کے لئے خلافت حقہ کی ضرورت تھی۔ اور اس ضرورت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اس بابرکت دور خلافت کو جماعت احمدیہ میں قائم فرمایا ہے۔ کیونکہ امام مہدی علیہ السلام کے مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے، جماعت کی روحانی تربیت کے لئے اور دین اسلام کی تمکین کے لئے اور خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق کی نمائندگی کرنے کے لئے خلافت کی بیحد ضرورت ہے۔

اس کے بعد مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب منڈاشی نے زیر عنوان

"برکات خلافت دراصل انعام خداوندی ہے"

کی۔ آپ نے حدیث نبوی "ثم تکون الخلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ" پیش کر کے بتایا کہ اس حدیث نبوی کے مطابق ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج النبوت کا قیام عمل میں آیا۔ اور نبی کے ذریعہ رُونما ہونے والی برکات خلافت کے ذریعہ جماعت میں آگے ہی آگے چلتے چلے جانے کا انتظام قائم ہوا۔ آیت استخلاف میں مذکور دین کے ذریعہ رُونما ہونے والی برکات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہی برکات نبی کی وفات کے بعد خلافت سے رُونما ہوتی ہیں۔ اور دراصل یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور انعام خداوندی ہے۔

اس اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم مولوی نور الاسلام صاحب مبلغ جماعت احمدیہ ڈائمنڈ ہاربر نے

"منکرین خلافت کا انجام"

کے عنوان پر کی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد تمام جماعت حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر جمع ہو گئی۔ لیکن ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد جماعت دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ جماعت کے ایک حصہ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ کو اپنا دوسرا خلیفہ منتخب کیا۔ لیکن جماعت کا ایک حصہ خلافت کا منکر ہو گیا۔ آج مبائعین کا گروہ دنیا میں بہت ترقی کر چکا ہے۔ لیکن منکرین خلافت آہستہ آہستہ ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ عبرتناک انجام خلافت سے انکار کا ہے جس کا ہر شخص اس کے وجود میں مشاہدہ کر سکتا ہے۔

اس اجلاس کی پانچویں تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی زیر عنوان

"خلافت کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی مثالی ترقی"

ہوئی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام عمل میں آیا۔ اور آج تک جماعت احمدیہ خلافت کے ساتھ وابستہ ہے جس کے نتیجہ میں وہ مثالی ترقی کر رہی ہے۔ اور ہر میدان میں خواہ اخلاقی ہو، ایثار کے لحاظ سے ہو، اطاعت و فرمانبرداری کے لحاظ سے ہو یا بنی نوع انسان کی خدمت کے لحاظ سے ہو، جماعت احمدیہ ایک منفرد اور ممتاز مقام رکھتی ہے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری فرمودہ تحریکات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت ہر تحریک پر لبیک کہتے ہوئے تحریک سے زیادہ قربانی پیش کرتی ہے۔ آپ نے مخالفین کے بعض حوالہ جات پیش کر کے بتایا کہ مخالفین بھی جماعت احمدیہ کی ترقی کے شاہد ہیں۔

اس کے بعد مکرم شفیق صاحب تھاپوری نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

آخر میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے

خطاب

فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ یہ سنت اللہ ہے کہ ہر نبی کی وفات کے بعد جماعت میں ذہنی انتشار پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو تقویت عطا کرتا ہے۔ اور خوف کی حالت کو امن میں بدلنے کے لئے نظام خلافت قائم کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد بھی اسی سنت اللہ کے مطابق نظام خلافت کا قیام عمل میں آیا۔ اور اس کو جماعت احمدیہ نے آج تک بہت قربانیاں پیش کر کے قائم رکھا ہوا ہے۔ اور آئندہ نسلوں کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی ہر طرح کی قربانیاں کر کے اس نعمت عظمیٰ کو قائم رکھیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے خلافت کی اہمیت سمجھنے پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ پہلے یہ ایمان پیدا ہونا چاہیئے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اور یہ نعمت خالصتاً اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ آخر میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور ثانی رضی اللہ عنہما کے خطابات کے دو اہم اقتباسات پڑھ کر اپنے خطاب کو ختم کیا۔

اس کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب صدر مجلس نے اجتماعی دعا کرائی اور اجلاس ٹھیک سوا گیارہ بجے اختتام پذیر ہوا۔ تمام احباب پورے ذوق سے اجلاس میں شریک ہوئے۔ مستورات بھی بر رعایت پردہ شریک جلسہ ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ ہی خلافت سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خطبۂ جمعہ

احباب جماعت کو موجودہ ایام میں یہ تین دُعائیں خاص طور پہ کرنی چاہئیں

(۱) ساری دُنیا کے انسانوں کے لئے اِس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھلائی کے سامان پیدا ہوں

(۲) اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ہر قسم کے شر اور فساد سے محفوظ رکھے اور اسے مضبوطی اور استحکام بخشے

(۳) جماعت کو خدا ہر شر سے محفوظ رکھے اور اس کا کوئی فرد بھی شر اور فساد میں ملوث نہ ہو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۵ امان ۱۳۵۶ ہش مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

آج پھر صبح سے مجھے شدید ضعف کی شکایت ہے۔ دوست دُعا کریں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور صحت سے رکھے۔ بعض ضروری اور اہم باتوں کی طرف میں نے توجہ دلائی تھی۔ اس لئے میں نماز پڑھانے کے لئے آ گیا ہوں۔ مختصراً چند باتیں جماعت کے سامنے رکھوں گا۔

ہم جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مخاطب کر کے یہ فرمایا ہے: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ یعنی

نوعِ انسان کے سب افراد کی بھلائی

کے لئے، ان کی خیر خواہی کے لئے اور ان کی خدمت کے لئے تم پیدا کئے گئے ہو۔ یہ بات کہ "خیر" کے لفظ کو قرآن کریم کن معنوں میں استعمال کرتا ہے۔ خود قرآن کریم ہی میں ہمیں اس کی تفصیل ملتی ہے لیکن اس تفصیل کی طرف تو میں اس وقت توجہ نہیں دلا سکتا کیونکہ میری طبیعت ٹھیک نہیں۔ میں مثال کے طور پر ایک دو باتیں بتا دیتا ہوں۔

ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے کو بھی خیر کہا گیا ہے۔ اور اپنے اعمال کو تقویٰ کی بنیادوں پر کھڑا کرنے کو بھی قرآن کریم نے خیر کہا ہے۔ گویا ہر مسلمان کا جو رشتہ دوسرے مسلمان کے ساتھ ہو وہ دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت رکھنے اور اس کے احکام کی بجا آوری میں ہونا چاہیئے۔ اس ضمن میں اور بہت سی باتیں ہیں تفصیل کی بھی اور اصول کی بھی جنہیں قرآن کریم نے بیان کیا ہے۔ بہرحال امتِ مسلمہ کو بنی نوعِ انسان کی خیر خواہی کے لئے، ان کی بھلائی کے لئے اور ان کی خدمت کے لئے قائم کیا گیا ہے۔

یہ جو بھلائی کرنے کا عمل ہے یہ مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ اصولی طور پر خیر پہنچانے کے متعلق احکام پر اس حد تک عمل کیا جا سکتا ہے جتنی کی توفیق ملے۔ اور اس خیر اور اس بھلائی کی توفیق کے نتیجہ میں کسی ایک آدمی کو یا چند آدمیوں کو یا ایک محدود گروہ کو فائدہ پہنچ سکتا ہے کیونکہ اس سے زیادہ کی توفیق ہی نہیں ہوتی۔ مثلاً کسی کا اپنے مال میں اپنے بھائی کو حصہ دار بنانا۔ اب جتنا کسی کے پاس مال ہوگا اسی میں وہ دوسرے کو حصہ دار بنا سکتا ہے جب ہجرت کے بعد

مہاجرین اور انصار

بھائی بھائی بنائے گئے تو انصار میں سے جس کے پاس جتنا مال تھا اس میں اپنے مہاجر بھائی کو برابر کا شریک کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ یہ ٹھیک ہے کسی کے پاس مال تھوڑا تھا۔ اور کسی کے پاس زیادہ تھا لیکن جتنا جتنا تھا وہ کہتے تھے آدھا ہم نصف نصف کر لیتے ہیں لیکن لینے والوں نے کہا کہ ہمیں تمہارا مال لینے کی ضرورت نہیں۔ بعض نے بڑی معمولی معمولی رقمیں قرض کے طور پر لے لیں۔ انہوں نے کہا خدا تعالیٰ نے ہمیں صحت دی ہے۔ طاقت دی ہے۔ ہمت دی ہے۔ اور پھر یہ بھی کہ ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے۔

اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى

دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہرحال اچھا ہے تو ہم کیوں نچلے درجہ کو قبول کریں۔ ہم محنت کر کے کمائیں گے بھی اور کوشش کریں گے کہ اپنے بھائیوں کی مالی لحاظ سے مدد بھی کریں۔ غرض یہ مضمون بہت وسیع ہے اور یہ واقعات بڑے ایمان افروز ہیں جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی میں رونما ہوئے۔

میں بتا یہ رہا ہوں کہ مالی میں شریک اپنے ضرورت مند بھائی کے لئے بھلائی کے سامان پیدا کرنا، یہ بھی خیر کا حصہ ہے لیکن محدود ہے۔ دُنیا کے جو اموال ہیں اور دُنیا کی جو طاقت ہے اور دُنیا کے جو اوقات ہیں۔ یہ سارے محدود ہیں کیونکہ انسان کی زندگی محدود ہے لیکن خدا تعالیٰ کی طاقت غیر محدود ہے۔ وہ غیر محدود طاقتوں کا مالک ہے۔ اس لئے اس کی خیر کا عمل اپنی وسعت اور افادیت کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے اور غیر محدود ہے۔ گویا ہر ایک بھلائی خدا سے مانگنے سے تعلق رکھتی ہے۔

انسان دُعا کے ذریعہ بھلائی کے سامان پیدا کرتا ہے اپنے معاشرہ میں اور اسی زندگی میں جیسے وہ اس جہان میں گزار رہا ہے۔ خدا چاہے تو دُعا کا اثر سارے دنیا کے انسانوں پر پڑ سکتا ہے۔ اللہ کے لئے تو یہ چیز آسان ہے۔ اس کے سامنے تو کوئی چیز انہونی نہیں۔ پس اگر دُعا قبول ہو جائے تو

ساری دُنیا کی بھلائی کے سامان

پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے آج میں پھر تاکید کے ساتھ جماعت کو دُعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

دوست دُعا کریں اللہ تعالیٰ ساری دنیا کے انسان کے لئے بھلائی کے سامان پیدا کرے ایسی بھلائی کے سامان جو اس دُنیا میں بھی اس کے لئے بھلائی کے سامان ہوں اور مرنے کے بعد بھی اس کے لئے بھلائی کے سامان ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو لوگ پہچاننے لگیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت حاصل کرنے کی وہ توفیق حاصل کریں۔

پھر دُعا کریں دوست اپنے ملک کے لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شر اور فساد سے اسے محفوظ رکھے اور اس کے استحکام کے سامان پیدا کرے۔

اور پھر تیسرے نمبر پہ دوست یہ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور جماعت کے کسی فرد سے بھی یہ غلطی نہ ہو کہ وہ کسی قسم کے شر اور فساد میں ملوث ہو اور یہ بھول جائے کہ خدا نے اس کو کہا ہے کہ تجھے ہم نے نوعِ انسان کی بھلائی کے لئے پیدا کیا ہے۔ انہیں دُکھ دینے، انہیں تکلیف پہنچانے کے لئے پیدا نہیں کیا۔

پس ان تینوں دُعاؤں کے کرنے کی طرف اس وقت

میں توجہ دلانا چاہتا ہوں

جیسا کہ میں نے بتایا ہے میری طبیعت ٹھیک نہیں۔ میں کمزوری محسوس کر رہا ہوں اس لئے اسی پر اب میں اپنے مختصر سے خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

تقریر بر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۶ء

آخری قسط

قرآن و حدیث کی پیشگوئیاں!
جو موجودہ زمانے میں پوری ہوئیں

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ شاہجہانپور (یوپی)

حضرت رسول اکرم کی دو بعثتیں

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث "لیس بینی و بینہ نبیٌ" میں جہاں امتِ مسلمہ کے دو ہی اہم حصوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ وہاں قرآن و حدیث کی رو سے بھی متعدد پیشگوئیاں ہیں جن میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں بتائی گئی ہیں۔ سورہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

"ھُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ۔"

اُس خدا نے ام القریٰ کے رہنے والوں میں انہیں میں سے عظیم الشان رسول مبعوث فرمایا ہے ——— اور دوسری بعثت کی خبر دیتے ہوئے فرمایا وَ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ۔ قرآن کریم کی یہ آیت جب نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ آخرین کون ہیں فرمایا :-

"لو کان الایمان معلقًا بالثریا لنالہ رجلٌ من فارس"

کہ اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا جائے تو بھی ایک فارسی الاصل شخص دوبارہ واپس لے آئیگا۔ قرآن کریم کی آیت "آخرین" میں بتایا گیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں آخرین بھی داخل ہیں۔ لہٰذا اس آیت کی رُو سے حضورؐ کی بعثت ثانیہ کی خبر دی گئی ہے اور صحابہ چونکہ نبیؐ کے ہوتے ہیں اور اس درمیان میں چونکہ مسیح موعود کے علاوہ اور کوئی نبی آنے والا نہیں تھا لہٰذا سورہ جمعہ کی رُو سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بروزِ کامل اور رجل فارس مسیح موعود ہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"رجل فارسی اور مسیح موعود ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وَ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ۔ یعنی آنحضرت کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں اور اس سے تعلیم اور تربیت پاویں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا .... اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔ اور اسی نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸)

نسلِ سیّدہ کی عظمت

فارسی الاصل والی حدیث کی ایک روایت میں "رجلٌ" کے ساتھ "رجالٌ" یعنی جمع کا صیغہ بھی استعمال ہوا ہے جس میں اس طرف اشارہ ہے کہ مسیح موعود کے ساتھ اور بھی فارسی الاصل بزرگ ہستیاں ہیں جو مسیح موعود کی شریک کار ہوں گی۔ اس میں درحقیقت مسیح موعود کی اولاد اور مقدس نسل کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ ایک اور حدیث میں مسیح موعود کے لئے پیشگوئی کی گئی ہے کہ :-

"یَتَزَوَّجُ وَ یُوْلَدُ لَہٗ"

مسیح موعود کی خاص بیوی ہوگی اور خاص اولاد ہوگی۔ اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد بشمول مصلح موعودؓ اور مقدس نافلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجودوں میں پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں اور آئندہ بھی ہوں گی کیونکہ حدیث نبوی اور الہامات حضرت مسیح موعودؑ میں قیامت تک کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس مقدس نسل کو عظمت دی گئی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اشعار میں فرمایا ؎

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پس یہ پیشگوئی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد اور نسل بھی بڑی عظمت کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ اور قیامت تک پوری ہوتی چلی جائے گی۔ بہر حال سورہ جمعہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں بھی بتائی گئی ہیں۔ اور دوسری بعثت کے مظہر فارسی الاصل کی نسل اور اولاد کی عظمت کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

قرآن کریم کے علاوہ احادیث نبوی میں بھی حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر بڑی وضاحت کے ساتھ موجود ہے۔ فرمایا :-

"مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام اٰخرہ"

(جامع ترمذی)

یعنی میری امت کی مثال اس بارش کی طرح ہے جس کے متعلق یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا پہلا حصہ زیادہ بابرکت ہے یا آخری حصہ۔

نیز فرمایا :-

"کیف تھلک امۃ انا اولھا و عیسی ابن مریم اٰخرھا۔"

(کنز العمال)

یعنی وہ امت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں اور اس کے آخر میں مسیح ابن مریم ہے۔

یہ تمام پیشگوئیاں بھی حضرت مسیح موعودؑ کے ظہور کے ساتھ پوری ہو گئی ہیں۔ کیونکہ یہ تمام پیشگوئیاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بروزِ کامل اور بعثتِ ثانیہ کی خبریں دے رہی ہیں۔

سلسلہ موسویہ سے مماثلتِ تامہ کے متعلق قرآنی پیشگوئیاں

سلسلہ موسویہ پر جب ہم نگاہ ڈالتے ہیں۔ تو اس کے بھی دو ہی اہم حصے ہمیں دکھائی دیتے ہیں۔ پہلے حصے کا آغاز حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت سے ہوا۔ اور دوسرا حصہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت والا ہے۔ اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سلسلہ موسویہ اور سلسلہ محمدیہ کے مابین مشابہت بتاتے ہوئے فرمایا کہ

"اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا"

یعنی ہم نے تمہاری طرف ایک عظیم الشان رسول تم پر شاہد بنا کر ایسا ہی بھیجا ہے۔ جیسے فرعون کی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا تھا۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے سلسلہ محمدیہ کی سلسلہ موسویہ کیساتھ مشابہت تامہ بتائی ہے۔ جو بالخصوص ان دونوں سلسلوں کے اول و آخر میں پائی جاتی ہے۔ اس کا پہلا قرآنی ثبوت یہ ہے کہ قرآن کریم میں جن انبیاء علیہم السلام اور ان کی اقوام کا تذکرہ ہے ان میں سے سب سے زیادہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دوسرے نمبر پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی اقوام کا تذکرہ ہے۔ دوسرا قرآنی ثبوت یہ ہے کہ سب سے زیادہ مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام استعمال ہوا ہے یعنی ۱۳۶ مرتبہ۔ اور دوسرے نمبر پر حضرت عیسیٰ، مسیحؑ اور مریم کا نام مجموعی طور پر استعمال ہوا ہے۔ یعنی ۵۲ مرتبہ۔ باقی نبیوں کے نام اس سے کم مرتبہ قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں۔ تیسرا قرآنی ثبوت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیانی عرصہ میں متعدد اسرائیلی نبی اور رسول مبعوث ہوتے رہے ہیں جیسے حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت ذکریا اور یحییٰ علیہم السلام۔ مگر قرآن کریم نے بڑی وضاحت اور کثرت کے ساتھ یہ اسلوب اختیار کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معاً بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام بیان فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو :

اوّل : "وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَ قَفَّیْنَا مِنْۢ بَعْدِہٖ بِالرُّسُلِ وَ اٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنٰتِ"

(البقرۃ)

دوم : "اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِیْھَا ھُدًی ... یَحْکُمُ بِھَا النَّبِیُّوْنَ ...... وَ قَفَّیْنَا عَلٰۤی اٰثَارِھِمْ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ۔" (المائدہ ع)

تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی درمیان میں نبیوں کے نام چھوڑ دیئے ہیں اور آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام بتلایا گیا ہے۔

سوم : "وَ مَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَ عِیْسٰی"

(البقرۃ ع)

چہارم : "وَ مَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَ عِیْسٰی"

(آل عمران ع)

پنجم : "وَ مُوْسٰی وَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ"

(الاحزاب ع)

ششم : "اِبْرٰھِیْمَ وَ مُوْسٰی وَ عِیْسٰۤی"

(شوریٰ ع)

ہفتم : "وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ ...... وَ اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ"

(الصف)

قرآن کریم میں یہ سات مقامات ہیں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام آیا ہے اور سات کے عدد کو بڑی اہمیت حاصل ہے

کیونکہ سورۃ فاتحہ کی بھی سات ہی آیات ہیں جو قرآن کریم کا خلاصہ ہیں ــــــ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کے ساتھ ہی سلسلہ موسویہ کے ساتھ سلسلہ محمدیہ کی مشابہت تامہ بالفعل ثابت ہوگئی اور قرآن کریم کی یہ آیات بطور پیشگوئیاں کے دورِ حاضر میں پوری ہوگئیں۔ جو ابھی بیان کی گئی ہیں۔

اسمہٗ احمد کی پیشگوئی

دیکھیئے تو سورۃ الصف کی ایک ایک آیت میں ایک ایک پُرعظمت پیشگوئی ہے جو دورِ حاضر میں پوری ہوئی مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو اپنے مثیل ایک احمد رسول کے لئے پیشگوئی کی تھی وہ اسی سورۃ میں اس طرح درج ہے:-

"ومبشراً برسولٍ یاتی من بعدی اسمہٗ احمد"

یعنی مَیں ایک احمد رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم ذات محمد تھا۔ اس لئے قرآن کریم، کلمۂ شہادت، درود شریف اور اذان میں محمدؐ نام ہی استعمال ہوا ہے۔ پھر بھی حضورؐ نے اسی اسم محمدؐ پر بنا کی تھی۔ البتہ حضورؐ کا صفاتی نام احمد ضرور تھا جس کے مظہر اتم حضرت مہدی مسعود علیہ السلام ہیں۔ جن کا ذاتی نام احمد تھا۔ کیونکہ غلام کا لفظ خاندانی اشتراک رکھتا ہے۔ حدیث نبوی میں بھی مہدی کا نام احمد ہی بتایا گیا ہے۔ فرمایا:-

"اذا مضت الف ومائتان و اربعین سنۃ یبعث اللہ المھدی اسمہ احمد"

(دُرِّ منثور)

یعنی جب بارہ سو چالیس سال گذر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ مہدی کو بھیج دے گا۔ اس کا نام احمد ہوگا۔ پھر سورۃ الصف میں بتایا گیا ہے کہ وھو یدعیٰ الی الاسلام یعنی اس احمد رسول کو اسلام کی طرف بلایا جائیگا یعنی احمد رسول کو غیر مسلم قرار دیا جائیگا چنانچہ مودودی اور رابطہ اسلامی کے علماء نے ملکر جو حکومت پاکستان کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضورؑ کی جماعت پر غیر مسلم ہونے کا فتویٰ لگایا ہے تو یہ پیشگوئی بڑی وضاحت کے ساتھ پوری ہوگئی ہے ــــــ اسی سورۃ الصف میں غلبۂ اسلام کی پیشگوئی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

"ھو الذی ارسل رسولہٗ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ۔"

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول ہدایت و دین حق دیکر اس لئے بھیجا ہے تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے۔ تمام مفسرین یہی بتاتے آئے ہیں کہ اسلام کو یہ غلبہ مسیح اور مہدی کے ذریعہ سے حاصل ہوگا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر قیادت غلبۂ اسلام کا دَور بہت زیادہ قریب آگیا ہے۔ اور تیرہ سال بعد جماعت احمدیہ پر جب دوسری صدی کا آغاز ہوگا تو یہ صدی تمام دنیا پر اسلام کے غلبہ کی صدی ہوگی۔

منارۃ المسیح

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا کہ:-

"فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق"

چنانچہ یہ بلند قامت منارۃ المسیح ٹھیک دمشق سے مشرق کی طرف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس منارۃ المسیح کی تین اغراض بیان فرمائی ہیں۔ اوّل اس پر مؤذن پانچ وقت بلند آواز سے اذان دیا کرے۔ دوم اس پر ایک بڑی روشنی کا انتظام کیا جائے۔ سوم اس پر ایک بڑا گھنٹہ وقت بتانے کے لئے نصب کیا جائے۔ اور اس کے نیچے حضورؑ نے تین حقیقتیں بیان فرمائی ہیں کہ تا لوگ حقیقت اسلام کو پہچانیں۔ اور اسلام کی روشنی دُور دُور تک پھیل جائے۔ اور غلبۂ اسلام کے وقت کا تعین ہوجائے۔ چنانچہ اس منارۃ المسیح کی عظمت بتاتے ہوئے حضورؑ نے فرمایا:-

"اور یہ منارہ مسیح موعود کے احقاقِ حق اور صَرفِ ہمت اور اتمامِ حجت اور اعلائے ملت کی جسمانی طور پر تصویر ہے۔"

(خطبہ الہامیہ صفحہ حاشیہ)

نیز اس مقام کو زندگی کی رُوح قرار دیتے ہوئے حضورؑ نے فرمایا:-

"جس خدا نے منارہ کا حکم دیا ہے اس نے اس بات کی طرف اشارہ کردیا ہے کہ اسلام کی مُردہ حالت میں اس جگہ سے زندگی کی رُوح پھونکی جائے گی۔ اور یہ فتح نمایاں کا میدان ہوگا۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۹ صفحہ ۱۲۸)

نیز فرمایا:-

"مسیح موعود کا حقیقی نزول (یعنی ہدایت اور برکات کی روشنی کا دنیا میں پھیلنا) یہ اسی پر موقوف ہے کہ یہ پیشگوئی پوری ہو۔ یعنی منارہ تیار ہو"

"سو ابتدا سے یہ مقدر ہے کہ حقیقت مسیحیہ کا نزول جو نور اور یقین کے رنگ میں دلوں کو پھیرے گا۔ منارہ کی طیاری کے بعد ہوگا۔"

(اشتہار یکم جولائی ۱۹۰۰ء)

ایک واقعاتی حقیقت

حضورؑ کی یہ تحریرات اس وقت کی ہیں جبکہ اس منارۃ المسیح کا نام و نشان بھی نہیں تھا اس کے بعد ۱۹۰۳ء میں حضورؑ کے ذریعہ اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور حضورؑ کی زندگی میں چھ فٹ سے زیادہ نہ بن سکا۔ ۱۹۱۴ء میں حضورؑ کے حُسن و احسان میں نظیر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے سریر آرائے خلافت ہوتے ہی اپنے دستِ مبارک سے اینٹ رکھ کر کام شروع کروادیا اور ۱۹۲۳ء میں اس منارۃ المسیح کی تکمیل ہوئی۔ اس کے بعد مجلس احرار قائم ہوئی اور اس نے منارۃ المسیح اور قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادینے کی بڑ ہانکی اور مجلس احرار کے سرخیل عطاء اللہ شاہ بخاری ڈینگ ماری کہ:-

"مسیح کی بھیڑو! تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا۔ جس سے اب سابقہ ہوا ہے یہ مجلس احرار ہے اس نے تم کو ٹکڑے ٹکڑے کردینا ہے۔"

پھر اعلان کیا:-

"مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھ سے تباہ ہو۔"

(سوانح حیات مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ)

لیکن ان کے سارے ناپاک عزائم خاک میں مل گئے ــــــ اس کے بالمقابل پاسبانِ منارۃ المسیح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ:-

"مَیں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں۔"

چنانچہ ۱۹۳۴ء میں ہی منارۃ المسیح کو گرانے کے لئے ان کی طرف سے سازشیں ہوئیں اور اسی سنہ میں حضورؓ نے "تحریک جدید" کا اجراء فرمایا جس کے نتیجہ میں منارۃ المسیح کی روحانی روشنی تمام دنیا میں پھیل گئی۔ اور تمام دنیا میں غلبۂ اسلام کے مضبوط مراکز قائم ہونے لگے۔

۱۹۳۴ء کے ٹھیک تیرہ سال بعد ایک ایسا انقلاب آیا کہ مجلس احرار اور ان کے ہمنوا اپنی مساجد اور منارے چھوڑ کر نہ صرف قادیان سے بلکہ پورے مشرقی پنجاب سے نکل گئے۔ اور ان کے پاؤں کے نیچے سے زمین ایسی نکلی کہ نہ ان کے مناروں پر اذانیں ہوتی ہیں اور نہ ان کی مسجدوں میں نمازیں ہوتی ہیں اور اس پر تیس سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔

درویشانِ قادیان

مگر قادیان کے شعائر اللہ اور منارۃ المسیح اور مسجد اقصیٰ کی حرمت پہلے بھی قائم رہی آج بھی قائم ہے اور آئندہ بھی قائم رہے گی۔ اور اس کے گواہ سر دھڑ کی بازی لگانے والے یہ درویشانِ قادیان ہیں۔ اے درویشانِ قادیان! اور اے پاسبانِ منارۃ المسیح! تم کو مبارک ہو کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ قربانی کر دکھائی جس کی نظیر آج کوئی قوم پیش نہیں کرسکتی۔ اس لئے کہنا پڑے گا کہ ؎

بادشاہوں سے بھی افضل ہے گدائے قادیاں

یہ سب کچھ اس لئے ہوا۔ ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی کی روشنی میں فرمایا تھا کہ:-

"یہ منارہ مسیح موعود احقاقِ حق اور صَرفِ ہمت اور اتمامِ حجت اور اعلائے ملت کی جسمانی طور پر تصویر ہے۔"

اس میں کچھ شک نہیں کہ قادیان کے شعائر اللہ پر بڑے بڑے ابتلاء کے دَور آئے ۱۹۴۷ء کا ابتلاء بھی بڑا سخت تھا۔ ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء میں ہند و پاک کی جنگوں میں بھی زلزلے برپا ہوئے اور درویشانِ قادیان کی روح کی گہرائیوں سے متیٰ نصر اللہ متیٰ نصر اللہ کی آوازیں اٹھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر موقعہ پر ان شعائر اللہ کی حرمت اور عظمت قائم رکھی۔ اور بفضلہ تعالیٰ درویشانِ قادیان شعائر اللہ سے الگ نہ کئے جاسکے۔ اور اب حکومت ہند نے ایک بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے اور یہ فیصلہ فرمادیا ہے کہ چاہے کیسے حالات پیش آئیں قادیان کی مذہبی حیثیت کے پیش نظر قادیان کے درویشان کو ان شعائر اللہ سے الگ نہیں کیا جائیگا۔ روئے زمین پر پھیلے ہوئے احمدی حکومت کے اس اقدام کو بڑی ہی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور قلبی عزیمت سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

پس یہ ہے وہ منارۃ المسیح اور یہ ہے اس کی تاریخی اور واقعاتی عظمت جس کی پیشگوئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی ــــــ!

طاعون

قرآن و حدیث میں مسیح موعود کے زمانہ میں طاعون پھیلنے کی پیشگوئی کی گئی تھی، جس کے مطابق پورے ملک ہند میں تباہی افگن طاعون پھیلی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ثابت ہوئی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو بتا دیا تھا کہ انی احافظ کلّ من فی الدار اور احافظک خاصۃً۔ یعنی ہر ایک جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا طاعون کی موت سے اللہ تعالیٰ اُسے بچائیگا اور بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ طاعونی موت سے محفوظ رکھیگا۔ چنانچہ ان الہامات کے مطابق طاعون

کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے صداقتِ احمدیت کے بڑے بڑے نشان ظاہر فرمائے۔

دو آسمانی گواہ

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور عظیم الشان پیشگوئی تھی کہ:-

اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَ تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ (دار قطنی)

یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو ایسے نشان مقرر ہیں کہ جب سے زمین و آسمان بنا ہے وہ کسی کے لئے پورے نہیں ہوئے یعنی چاند کو گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی رات یعنی تیرہویں تاریخ کو اور سورج کو گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ یعنی اٹھائیسویں تاریخ کو گرہن ہوگا۔ اور یہ دونوں نشان رمضان میں پورے ہوں گے۔ چنانچہ ۱۸۹۴ء کو یہ عظیم الشان نشان بھی ٹھیک تاریخوں میں آسمان پر پورا ہوگیا۔

حضورؑ فرماتے ہیں ؎

آسماں میرے لئے تُو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس نشان آسمانی کو بڑی وضاحت اور تحدی کے ساتھ حلفیہ بیانات کے ساتھ اور انعامی چیلنجوں کے ساتھ بار بار دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور فرمایا:-

"مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے اور اس وقت ظاہر کیا ہے جبکہ مولویوں نے میرا نام دجّال اور کذّاب بلکہ کافر رکھا تھا ...... مجھے ایسا نشان دیا گیا ہے جو آدم سے لیکر اس وقت تک کسی کو نہیں دیا گیا۔ غرض میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہوکر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۱)

پس قرآن و حدیث کی بے شمار پیشگوئیاں اس دور میں پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ جن کے دو پہلو ہیں ایک دفع شر کا پہلو ہے جس میں مسلمانوں کی گمراہی، بے دینی اور دجّالی اور صلیبی مذہب اور یاجوج ماجوج کا فتنہ ہے جس کو ختم کرنے کے لئے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کا نام ارشادِ نبویہ میں "ابن مریم" رکھا گیا ہے۔

دوسرا پہلو ایصالِ خیر اور غلبۂ اسلام کا ہے جس کے لئے قرآن کریم میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بروزِ کامل اور اسمہٗ احمد کا مصداق بنا کر ساتھ ہی غلبۂ اسلام کو اس کے ساتھ وابستہ کیا گیا ہے اور یہ پیشگوئیاں اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کا احاطہ کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔ اس موقعہ پر میں نے ان پیشگوئیوں کا ایک حصہ صرف خلاصۃً ہی بیان کیا ہے۔ اور یہ تمام پیشگوئیاں موجودہ زمانہ میں نہایت صفائی کے ساتھ پوری ہو رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے اور میری تائید میں ظہور میں آئے اگر ان کے گواہ ایک جگہ کھڑے کئے جائیں تو دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا۔ جو اس کی فوج ان گواہوں سے زیادہ ہو۔ تاہم اس زمین پر کیسے کیسے گناہ ہو رہے ہیں کہ ان نشانوں کی بھی تکذیب کر رہے ہیں۔"

"آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ میں وہی ہوں جس کے وقت میں اونٹ بیکار ہوگئے اور پیشگوئی آیت کریمہ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ پوری ہوگئی۔ اور پیشگوئی حدیث وَلَيُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا نے اپنی پوری پوری چمک دکھلا دی۔ یہاں تک کہ عرب اور عجم کے ایڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اُٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل طیار ہو رہی ہے یہی اس پیشگوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔ ایسا ہی خدا کی تمام کتابوں میں خبر دی گئی تھی کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون پھیلے گی اور حج روکا جائیگا۔ اور ذوالسنین ستارہ نکلے گا۔ اور ساتویں ہزار کے سر پر وہ موعود ظاہر ہوگا۔ جو مقدر ہے۔ جو دمشق کی شرقی سمت میں اس کا ظہور ہوگا۔ اور نیز وہ صدی کے سر پر اپنے تئیں ظاہر کرے گا۔ جب صلیب کا بہت غلبہ ہوگا۔ سو آج وہ سب باتیں پوری ہوگئیں۔ اور میری تائید میں میرے ہاتھ پر خدا نے بڑے بڑے نشان دکھلائے .... وہ نشان جو ان کو دکھلائے گئے اگر نوح کی قوم کو دکھلائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتی۔ اور اگر لوط کی قوم ان سے اطلاع پاتی تو ان پر پتھر نہ برسے۔ مگر یہ لوگ سورج کو دیکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ رات ہے۔ یہ تو یہود سے بھی بڑھ گئے۔ خدا کے نشانوں کی تکذیب سہل نہیں۔ اور کسی زمانہ میں اس کا انجام اچھا نہیں ہوا تو اب کیا اچھا ہو جائے گا۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۲)

اے برادرانِ احمدیت! قرآن و حدیث کی یہ پیشگوئیاں جو زمین کی پنہائیوں اور سمندروں کی گہرائیوں اور آسمان کی بلندیوں اور فضاؤں کی تھراتی ہوئی لہروں پر ہر آن پوری ہو رہی ہیں۔ یہ ہم سب فرزندانِ احمدیت پر بہت ذمہ داری ڈالتی ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقعہ پر نہایت وجد آفریں الفاظ میں اس ذمہ داری کا احساس دلاتے ہوئے فرمایا:-

"اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو، ہاں تم کو، ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اُٹھیں۔ تاکہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادتِ توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریکِ جدید کو جاری کیا ہے اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہ کا تخت آج مسیح نے چھینا ہوا ہے۔ تم نے مسیح سے چھین کر پھر وہ تخت محمد رسول اللہ کو دینا ہے۔ اور محمد رسول اللہ نے وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے اور خدا کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو اور میں جو کچھ کہہ رہا ہوں، تم میری مانو۔

خدا تمہارے ساتھ ہو۔
خدا تمہارے ساتھ ہو۔
خدا تمہارے ساتھ ہو۔

اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔" آمین ؕ

اخبارِ قادیان

قادیان ۲۹ ہجرت (مئی) مکرم مشتاق احمد صاحب آف ماریشس، مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی غرض سے آج قادیان تشریف لے آئے۔

قادیان ۳۰ ہجرت (مئی) آج بفضلہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا سالانہ اجتماع مدرسہ تعلیم الاسلام کے وسیع صحن و برآمدہ میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع کے سلسلہ میں مختلف دینی، علمی اور ورزشی مقابلے مورخہ ۲۱ مئی کو شروع ہوئے تھے اور اجتماع کی تاریخ ۲۵ مئی مقرر تھی۔ لیکن مورخہ ۲۲ مئی کو حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی المناک وفات کے باعث یہ پروگرام ملتوی کر دیئے گئے اور پھر یہ مقابلے دوبارہ ۲۷ مئی کو شروع ہوئے جبکہ اجتماع کی تاریخ ۳۰ مئی مقرر کی گئی تھی۔

اجتماع کے اختتام پر آج شام مسجد ناصر آباد سے متصل وسیع گراؤنڈ میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ ان مقابلوں اور اجتماع کی مفصل رپورٹ انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں دی جائیگی۔

درخواستِ دُعا :- خاکسار بعارضہ بخار بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے اور بہت کمزور ہوگیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار: ایم۔ اے جلالی احمد کوڈالی۔

موصوف نے ۵/- روپیہ درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں جزاہ اللہ تعالیٰ

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی وفات

پر

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی قراردادِ تعزیت بموقع جلسہ تعزیت

منعقدہ ۲۴-۵-۷۷

"درویشانِ قادیان کا یہ ہنگامی اجلاس حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات حسرت آیات پر نہایت درجہ غم اور گہرے دُکھ کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت سیدہ ممدوحہ رضی اللہ عنہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے تھیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کو ممدوحہ کی ولادت سے قبل ہی یہ الہام ہوا تھا کہ "تُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ" (حقیقۃ الوحی طبع اول ص ۲۱۷) کہ یہ نیک دختر زیورات میں نشو و نما پائے گی پھر ۱۹۰۱ء میں الہام ہوا۔ "نواب مبارکہ بیگم" اسی طرح حضور علیہ السلام کو حضرت سیدہ ممدوحہ رضی اللہ عنہا کے متعلق بعض رؤیا میں بھی بتایا گیا کہ آپؓ کا اقبال بہت بلند ہوگا۔ چنانچہ حضور نے فرمایا ؎

ہوا اک خواب میں مجھ پر یہ اظہر ؎ کہ اس کو بھی ملے گا بخت برتر

لقب عزت کا پاوے گا وہ مقدر ؎ یہی روزِ ازل سے ہے مقدر

پس ان خوشخبریوں کے مطابق حضرت ام المؤمنین سیدہ نصرت جہاں بیگم رضی اللہ عنہا کے بطنِ مبارک سے مورخہ ۲ مارچ ۱۸۹۷ء کو آپؓ کی ولادت باسعادت ہوئی اور پھر انہیں بشارتوں کے مطابق آپؓ کی تقریبِ رخصتانہ مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۹ء کو عمل میں آئی جبکہ آپ کا نکاح حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی پڑھا جا چکا تھا۔ حضرت نواب صاحب رضی اللہ عنہ کو الہام الٰہی میں "حُجَّةُ اللہ" قرار دیا گیا تھا۔

حضرت سیدہ ممدوحہ مرحومہ رضی اللہ عنہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہایت لاڈلی دختر اور خدائی نشان تھیں۔ آپؓ کا حافظہ نہایت اعلیٰ درجہ کا تھا۔ باوجود اس کے کہ آپؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تربیت میں صرف گیارہ سال کا عرصہ گزارا۔ لیکن حضور علیہ السلام کی سیرتِ طیبہ، آپ کی اہلی زندگی کے ایمان افروز واقعات اور علمی نکات کو یاد رکھ کر تمام عالمِ احمدیت کو مستفیض فرمایا۔ حتیٰ کہ ۲½ سال کی عمر کے واقعات بھی من و عن بیان فرماتی رہیں۔ اور ایسی روایات کا ذخیرہ اپنے پیچھے چھوڑا جو تاریخ احمدیت کے لئے ایک بیش بہا اور مایہ ناز سرمایہ ہے۔

آپؓ اتنی زیرک اور فہیم تھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بعض اہم واقعات اور راز کی باتیں بھی باوجود کم عمر ہونے کے بیان فرمائی ہیں۔ جسے آپؓ نے بطورِ امانت نہایت اعتنا سے اپنے سینۂ اطہر میں محفوظ رکھا۔

خلافتِ احمدیہ کے ساتھ آپ کو ہمیشہ ہی والہانہ عقیدت و محبت رہی۔ اور قیامِ خلافت و استحکامِ خلافت کے تعلق میں نہایت ایمان افروز روایات اور اپنی مستحکم رائے کا اظہار فرما کر ہمیشہ جماعت کو خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی تلقین فرماتی رہیں۔!!

آپؓ بلند پایہ اور لطیف روحانی اور ادبی ذوق رکھتی تھیں۔ آپ کا شعری کلام تصوف و روحانیت کی نازک خیالیوں اور لطافتوں سے لبریز ہے۔ اسی طرح نثر میں بھی آپؓ مخصوص طرزِ نگارش رکھتی تھیں۔ جو نہایت نفیس پاکیزہ شگفتہ اور مسحور کن تھا۔

حضرت سیدہ ممدوحہ مرحومہ رضی اللہ عنہا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق رکھنے والی نہایت دُعا گو، مستجاب الدعوات، صاحبِ رؤیا و کشوف، مخلوقِ خدا کے لئے بیحد ہمدرد اور مشفق و مہربان وجود تھیں۔ حضرت اُم المؤمنین نور اللہ مرقدہا کی طرح ہی آپؓ کے اندر یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کا بے پناہ جذبہ پایا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ کئی یتیم لڑکیوں کو آپؓ نے اپنی بیٹیوں کی طرح پالا پوسا اور ان کی شادی بھی اپنی بچیوں کی طرح ہی کی۔

مرکزِ احمدیت قادیان سے جسمانی و روحانی لگاؤ کے پیشِ نظر آپ کو والہانہ محبت و عقیدت تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جب خدائی منشاء کے مطابق آپؓ کو قادیان سے ہجرت کرنی پڑی تو مرکز قادیان کے فراق میں آپؓ کا دِل ہمیشہ بے چین و مضطرب رہتا اور اسی لگاؤ کے نتیجہ میں ساکنینِ قادیان یعنی درویشان سے بھی ان کو مادرِ مہربان کی طرح اُنس اور محبت تھی۔ جس کا اظہار وہ اپنے خطوط میں بھی فرماتیں اور ایک نظم میں بھی اپنے ان دِلی جذبات کو یوں ادا فرمایا کہ ؎

خوش نصیب کہ تُم قادیاں میں رہتے ہو

دیارِ مہدیٔ آخر زماں میں رہتے ہو

اور قادیان کے فراق میں آخر میں فرمایا تھا کہ ؎

بلبل ہوں صحنِ باغ سے دُور اور شکستہ پر

پروانہ ہوں چراغ سے دور اور شکستہ پر

درویشانِ قادیان کو بھی آپ سے بے پناہ محبت تھی اور ہم سب آپ کو اپنی ماؤں سے بھی زیادہ محبت کرنے والی اور ہمدرد و غمگسار سمجھتے تھے۔ اور اپنی گھریلو باتوں کو بھی مشورہ کے لئے لکھنا موجب برکت سمجھتے تھے۔ بارہا آپؓ نے اس امر کا ذکر فرمایا ہے کہ مَیں ہر روز اور ہر نماز میں سب درویشوں کے لئے خصوصی دُعا کرتی ہوں اور بعض کو اپنے دستِ مبارک سے جواب بھی دیا کرتی تھیں۔

آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ جن میں سے بڑی صاحبزادی حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کو شرف حاصل ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی حرمِ محترم ہیں۔

پس آپؓ کی وفات حسرت آیات نہ صرف ہم درویشوں کے لئے بلکہ تمام عالمِ احمدیت کے لئے ایک عظیم سانحۂ ارتحال اور جماعتی نقصان کا موجب ہے۔ کیونکہ ایسے مبشر اور مبارک وجود اور شعائر اللہ جماعت کے لئے بابرکت و افضالِ الٰہی کا ایک پہاڑ اور آفات و مصائب اور ابتلاؤں کے ایام میں ایک ڈھال اور تعویذ ہوتے ہیں۔

اس موقعہ پر ہم سب اہلِ قادیان کے دِل حد درجہ غمگین ہیں۔ اور ہماری آنکھیں اشکبار ہیں بایں ہمہ راضی بالقضاء رہتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد سے اظہارِ تعزیت کرتے ہیں۔ اور دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مرحومہ رضی اللہ عنہا کے درجات اعلیٰ علیین میں بلند فرمائے۔ اور آپؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب خاص میں جگہ دے اور آپؓ پر بے انتہا رحمتیں اور برکتیں نازل فرماتا چلا جائے اور آپؓ کے ساتھ ایسا کریمانہ سلوک فرمائے جیسا کہ آپؓ نے خود اپنے ایک شعر میں یہ آرزو فرمائی تھی کہ ؎

مجھے تو دامنِ رحمت میں ڈھانپ لے یونہی

حساب مجھ سے نہ لے "بے حساب" جانے دے

اور جملہ افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت و درویشانِ قادیان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور آپؓ کے نقشِ قدم پر ساری جماعت کو چلنے کی توفیق دے

—۲—

قراردادِ تعزیت منجانب لجنہ اماء اللہ لوکل قادیان

مورخہ ۲۴ مارچ کو بعد نماز عصر پانچ بجے لجنہ اماء اللہ مقامی قادیان کی ممبرات کا ایک غیر معمولی تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات حسرت آیات، آپؓ کے روحانی بلند مقام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں سے ہونے اور آپؓ کے ذاتی اوصاف کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک مبسوط قراردادِ تعزیت پیش کی گئی جسے متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔ اس قرارداد کی ایک نقل اخبار بدر میں بغرضِ اشاعت مقامی لجنہ اماء اللہ کی جنرل سیکرٹری صاحبہ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ کی طرف سے موصول ہوئی۔

[illegible]

(۳)

منجانب مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مقامی قادیان

عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و اراکین مجلس خدام الاحمدیہ مقامی قادیان کا یہ ہنگامی اجلاس حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات حسرت آیات پر آج مورخہ ۲۴ رمئی ۱۹۷۷ء کو مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا جس میں بالاتفاق یہ قرار دادِ تعزیت منظور کی گئی :-

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضؓ کی ولادت ان بشارتوں کے مطابق جو قبل از وقت حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ نے دی تھیں مورخہ ۲ رمارچ ۱۸۹۷ء کو حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کے بطنِ مبارک سے ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت سیدہ ممدوحہ کے متعلق یہ الہام ہوا تھا کہ :- " نواب مُبارکہ بیگم"۔

چنانچہ اس الہام کے مطابق آپؓ کی شادی حضرت نواب محمد علی خانصاحب آف مالیر کوٹلہ کے ساتھ ۱۴ رمارچ ۱۹۰۹ء کو ہوئی حضرت نواب صاحب رضی اللہ عنہ کو بھی یہ شرف حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حجۃ اللہ کے خطاب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں نوازا۔ اس مبارک شادی کے بعد مذکورہ الہام کے متعلق خود حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا نے تحریر فرمایا کہ

"نواب مبارکہ بیگم" کا لقب نوابی خاندان میں شادی کے سلسلہ میں میرے لئے ہرگز قابلِ فخر نہیں صرف نواب کوٹلہ والے! مجھے تو میرے خدا نے ایک نام دیا اس کے مبارک اور وسیع معنے ہوں خدا کرے" ویسے میرے میاں مرحوم کی جو قدر و عزت ان کے اعلیٰ ایمان کو دیکھ کر میں نے پہچانی وہ کسی نے نہ پہچانی ہوگی۔ ان کی وہ شانِ مومنانہ میری نظر میں نوابی سے کروڑوں درجے بڑھ کر تھی"۔

حضرت سیدہ ممدوحہ مرحومہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے شمار اوصافِ حمیدہ کی مالک تھیں۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حُسنِ تربیت نے آپؓ کی خداداد قابلیتوں اور استعدادوں کو خوب سنوارا آپؓ کا حافظہ مثالی حافظہ تھا۔ ایمان افروز واقعات اپنے ذہن میں محفوظ کئے اور اپنی روایات سے جماعت احمدیہ کو مستفید فرمایا اور نہ صرف جماعت کی بلکہ خصوصًا ہم نوجوانانِ احمدیت کی رُوحانی تربیت کا آپؓ کو ہمیشہ خیال رہا اس سلسلہ میں آپؓ اپنے منظوم کلام اور اپنی دیگر نگارشات میں اس بات کو ہمیشہ مدِّ نظر رکھتیں خصوصًا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام اور خلافت سے وابستگی اور اس کی اہمیت و برکات کے بارہ میں جماعت کو وقتاً فوقتاً تلقین فرماتی رہیں۔ خلافتِ ثانیہ اور خلافتِ ثالثہ کے درخشندہ ادوار میں تا وقتِ وفات خلافت سے وابستہ رہ کر خلفاء کرام کی عزّت و تکریم اور اطاعت کے لحاظ سے آپؓ کا اُسوہ قابلِ رشک اور قابلِ تقلید ہے چنانچہ سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی بیماری کے ایّام میں قومِ احمد کو دُعا کی جو تحریک آپؓ نے فرمائی اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپؓ کے نزدیک خلافت کا کیا مقام تھا۔ آپؓ نے ایک شعر میں یہ فرمایا ہے کہ ؎

قومِ احمد جاگ تو بھی جاگ اس کے واسطے
ان گنت راتیں جو تیرے درد سے سویا نہیں

حضرت سیدہ ممدوحہ مرحومہؓ نہایت منکسر المزاج حلیم الطبع خلیق اور غریب پرور ہونے کے علاوہ نئی نسل کے لئے خصوصًا مادرِ مہربان کا مقام رکھتی تھیں آپؓ کی وفات جماعت کے لئے ایک عظیم نقصان ہے اس اندوہناک سانحۂ ارتحال پر ہمارے دل غمگین اور افسردہ اور آنکھیں اشکبار ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ آپؓ کی وفات سے پیدا شدہ عظیم خلا کو اپنی رحمتوں اور فضلوں سے پُر کرے اور حضرت سیدہ ممدوحہ مرحومہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درجات اعلیٰ علیین میں بلند فرمائے اور اپنے جوارِ قرب میں مقام خاص عطا کرے آمین

اس المناک سانحۂ ارتحال پر ہم سب خدام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی اور حضرت سیدہ ممدوحہ مرحومہ کے صاحبزادگان اور صاحبزادیوں اور صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ سے دلی تعزیت اور گہرے غم و حزن کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ساری جماعت کو حضرت سیدہ ممدوحہ مرحومہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین ؛

بیرونجات سے تعزیتی ٹیلگرام اور خطوط ـــ!

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی وفات کی اطلاع ملنے پر جہاں مقامی طور پر احبابِ کرام کو سخت صدمہ ہوا اور مقامی طور پر مردوں اور عورتوں کی طرف سے غیر معمولی تعزیتی جلسے کرکے قرار دادیں پاس کی گئیں اور حضرت سیدہ ممدوحہ کے مناقب بیان کئے گئے وہاں بیرونجات سے بھی جماعتوں اور افراد کی طرف سے تعزیتی خطوط اور ٹیلگرام برابر موصول ہو رہے ہیں اب تک موصول ہونے والے ٹیلگرامز اور خطوط کی تفصیل اس طرح ہے :-

(۱) مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ محمودہ بیگم صاحبہ از حیدرآباد۔
(۲) " صدر صاحب جماعتِ احمدیہ پینگاڈی۔ کیرالہ۔
(۳) " نعمت اللہ صاحب غوری حیدرآباد۔
(۴) " محمد عبداللہ صاحب بی۔ایس۔سی نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد۔
(۵) " مولوی سراج الحق صاحب اور ان کی اہلیہ ناصرہ بیگم صاحبہ حیدرآباد۔
(۶) " مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ جماعتِ احمدیہ حیدرآباد۔
(۷) " رحمت اللہ غوری صاحب حیدرآباد۔
(۸) " مبارک احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ تانڈور حیدرآباد۔
(۹) " حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سکندرآباد۔
(۱۰) " عبدالحمید صاحب جگو آف ماریشس از کلکتہ۔
(۱۱) " ڈاکٹر محمد حسین ساجد صاحب مع اہلیہ صدیقہ ساجدہ صاحبہ از پورٹ لینڈ امریکہ۔
(۱۲) " مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے مبلغ یادگیر۔
(۱۳) " سیٹھ منیر احمد صاحب بانی از کلکتہ۔
(۱۴) محترمہ آپا رفیعہ رعنا صاحبہ از پٹنہ (بہار)۔
(۱۵) مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک از یاڑی پورہ کشمیر۔
(۱۶) " سید نور عالم صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کلکتہ۔
(۱۷) " داؤد احمد عرفانی صاحب مقیم سکندرآباد۔
(۱۸) محترمہ صداقت بیگم صاحبہ اہلیہ مسیح الدین صاحب مرحوم سکندرآباد۔
(۱۹) مکرم سیٹھ نثار احمد صاحب پسر سیٹھ عبدالحی صاحب مرحوم یادگیر۔
(۲۰) " اکبر حسین صاحب سعید آباد حیدرآباد۔
(۲۱) " ابراہیم خان صاحب صدر جماعتِ احمدیہ پینگاڈی۔
(۲۲) " حمید احمد نسیم صاحب متعلّم مقیم چنڈی گڑھ۔
(۲۳) " شیخ داؤد احمد صاحب مع اہل و عیال از رنگون برما۔
(۲۴) محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ حیدرآباد۔
(۲۵) مکرم مولوی محمد حمید کوثر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم بھاگلپور (بہار)
(۲۶) مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ کنی پورہ (ناصر آباد) کشمیر۔
(۲۷) " بابو محمد یوسف صاحب صدر جماعتِ احمدیہ جموں۔
(۲۸) " قریشی محمد عقیل صاحب صدر جماعتِ احمدیہ شاہجہانپور۔
(۲۹) " محمد صادق قریشی صاحب شاہجہانپور۔
(۳۰) " قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کنی پورہ (ناصر آباد) کشمیر۔
(۳۱) احباب جماعت احمدیہ سرینگر کشمیر۔
(۳۲) مکرم سید عبد الغنی صاحب مہدی پورہ بھاگلپور بہار۔
(۳۳) محترمہ آپا شکیلہ اختر صاحبہ پٹنہ بہار۔

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ تحریکی بجٹ کی وصولی کا اہتمام کریں

(مہتمم مال)

کیرلہ کی سالانہ کانفرنس بقیہ صفحہ اوّل

کے لحاظ سے جو غلط فہمیاں رائج ہیں ان کو دُور کرنا اور صحیح اسلامی تعلیمات کی طرف دنیا کو روشناس کرانا ہے۔ فاضل مقرر نے احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں کے درمیان اعتقادی لحاظ سے جو اختلافات ہیں اُن پر روشنی ڈالنے کے بعد خلافت احمدیہ پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

فضائلِ اسلام اس عنوان پر برادرم مکرم شہید احمد صاحب نے ایک عمدہ تقریر کی۔ انہوں نے اسلام کی خوبیوں اور فضیلتوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام کی سب سے بڑی خوبی اور فضیلت یہ ہے کہ وہ ایک ایسا زندہ مذہب ہے جو تمام مذاہب کا اور ان کی صحیح تعلیمات کا مجموعہ ہے اور اس کی تعلیمات بین الاقوامی اور تمام اہلِ مذاہب کے لئے قابل قبول ہیں نیز مقرر نے ہر صدی میں تجدید دین کیلئے مجددین اور مصلحین کی آمد کو اسلام کی فضیلت اور عظمت بتایا۔

تامل تقریر مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت مدراس نے تامل زبان میں مختصر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم میں حضرت مسیح ناصریؑ کے گیلی مٹی میں سے پرندے بناکر اُڑا دینے کا ذکر آتا ہے جس کو غیر احمدی علماء غلط رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ لیکن اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اور آپؑ کے مبلغین یہ عظیم کام کر کے دکھاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ احمدیت قبول کرنے سے قبل میری حیثیت بالکل ایک گیلی مٹی کی تھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی روح پرور تعلیمات نے اور آپؑ کے مبلغین کی تبلیغوں نے میرے اندر روحانی زندگی پیدا کر دی اور مَیں پرواز کرنے والا پرندہ بن چکا ہوں۔ اور یہی حال ہر احمدی کا ہے۔

وفات عیسیٰ ابن مریم اس عنوان پر خاکسار نے تقریر کرتے ہوئے حیاتِ مسیح کے متعلق مسلمانوں کے غلط عقیدہ کی وجہ سے اسلام اور بانیٔ اسلام صلعم پر عیسائیوں کے ناجائز حملوں اور تحقیر آمیز سرگرمیوں کا ذکر کیا۔ اس وجہ سے اسلام اور بانیٔ اسلامؐ کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے اور مسلمانوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے بارے میں قرآن و احادیث کی روشنی میں صحیح عقائد سے روشناس کرانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو مبعوث فرمایا۔

توحید باری اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلم وقفِ جدید کی ہوئی۔ آپ نے قرآن کریم، بائبل اور ہندو ویدوں سے مختلف حوالہ جات پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ دنیا کے ہر سچے مذہب کی بنیادی تعلیم توحید ہے۔ لیکن بعد میں ان اہلِ مذاہب میں توحید باری تعالیٰ کے خلاف مختلف قسم کے مشرکانہ رسوم پیدا ہو گئے۔ جن کا ان مذاہب کی حقیقی تعلیمات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

دُوسرا اجلاس

اِس سالانہ کانفرنس کا دوسرا اجلاس مورخہ یکم رمئی ۱۹۷۷ء شام کے ساڑھے پانچ بجے محترم جناب صدیق امیر علی صاحب صوبائی صدر کیرلہ احمدیہ سنٹرل کمیٹی کی زیر صدارت مکرم ٹی۔ کے محمد صاحب کی تلاوت کے ساتھ شروع ہوا۔

صدارتی تقریر محترم جناب صدیق امیر علی صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں حضرت امام مہدی علیہ السّلام کے بارے میں سابقہ کتب میں سے مختلف پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا۔ علاوہ ازیں آپؑ کی صداقت کو ثابت کرتے ہوئے آپؑ کی پیشگوئیوں اور اُن کے پورے ہونے کے بارے میں تفصیل سے ذکر فرمایا

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اس جلسہ کی پہلی تقریر مکرم ابن عبد الرحیم صاحب نائب مدیر ماہنامہ ستیہ دوتن (ملایالم) کی ہوئی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی صداقت ثابت کرتے ہوئے آپؑ کے دعویٰ سے قبل کی پاکیزہ زندگی آپؑ کے دعاوی ان کے ردِّ عمل۔ آپ کی مخالفت اور خدا تعالیٰ کی عظیم الشان تائید و نصرت اور مخالفوں کی ناکامی وغیرہ اُمور پر روشنی ڈالی۔

نزولِ ابن مریم کی حقیقت اس موضوع پر تقریر کرتے ہوئے خاکسار نے حدیث نبوی کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم کی تشریح کرتے ہوئے ابن مریم کی حقیقت لفظ نزول کی وضاحت اور امامکم منکم کا مطلب تفصیل سے بیان کیا۔

تبلیغ اسلام دُنیا کے کناروں تک مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے اس موضوع پر انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے قرآن کریم کی اصطلاح میں الٰہی نظاموں کو شجرۂ طیبہ سے تشبیہ دی۔ اور جماعت احمدیہ کو شجرۂ طیبہ سے تشبیہ دیتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی پیشگوئی کی بنیاد پر اس کی شاخیں اکناف عالم میں پھیل گئی ہیں آپ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کے مختلف نظاموں کے ذریعہ دنیا میں ہونے والی تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ آپ کی تقریر کا ترجمہ ملایالم زبان میں مکرم شہید احمد صاحب نے کیا۔

حالاتِ حاضرہ کے بارے میں قرآن مجید کی پیشگوئیاں مکرم مولوی محمد ابو الوفا صاحب انچارج مبلغ کیرلہ نے اس عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے زمانہ کی علامات کے ضمن میں حالاتِ حاضرہ میں ظاہر ہونے والے مختلف حالات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی صداقت ثابت فرمائی۔ اِس ضمن میں آپ نے سورۃ تکویر میں بیان شدہ پیشگوئیوں کے علاوہ بعثت یاجوج ماجوج، ظہور دجّال، فلسطین میں یہودیوں کا قبضہ اور بعد میں عباد الصالحون کے ذریعہ دوبارہ اُس پر قبضہ وغیرہ اُمور کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔

النّبوّۃ فی الاسلام اِس جلسہ کی آخری تقریر مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلّم وقفِ جدید کی مذکورہ موضوع پر ہوئی۔ آپ نے آیۃ ختم نبوّت کا تجزیہ کرنے کے بعد مقام ختم نبوت کی حقیقت بیان فرمائی۔ اِس کے بعد مختلف قرآنی آیات کی روشنی میں حضرت رسول کریمؐ کے بعد غیر تشریعی نبوّت کا جاری ہونا ثابت فرمایا۔

صدارتی تقریر محترم صدیق امیر علی صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں غیر احمدی سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے ان تقاریر کے بارے میں غیر جانبدار ہو کر اور کھلے دل سے غور و فکر کرنے اور اس طرح صداقت قبول کرنے اور قرآنی ارشاد ولا تکونوا اوّل کافر بہ پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔

مکرم ابن عبد الرحیم صاحب کے شکریہ ادا کرنے کے بعد محترم مولوی محمد ابو الوفا صاحب نے تمام سامعین سمیت اجتماعی دُعا فرمائی۔ اِس طرح کیرلہ جماعتوں کی سالانہ کانفرنس کے دونوں جلسے نہایت کامیابی سے اور شاندار رنگ میں اختتام پذیر ہوئے۔

تربیتی اجلاس مورخہ یکم رمئی ۱۹۷۷ء بروز اتوار صبح ۱۰½ بجے تا ۱۲½ بجے مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب کی زیر صدارت تمام جماعتوں کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔

بُک سٹال جلسہ گاہ سے ملحق ہی ایک احمدیہ بُک سٹال قائم کیا گیا۔ خدا کے فضل و کرم سے یہاں سے سینکڑوں روپے کی کتابیں فروخت ہوئیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے دونوں جلسوں میں کیرلہ کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے احمدی نمائندگان کے علاوہ جلسہ گاہ میں اور باہر دور دور تک کثیر تعداد میں غیر احمدی اور غیر مسلم تشریف لاکر نہایت توجہ سے تقاریر سنتے رہے۔

اخبارات جلسہ کے دونوں دن اخباری نمائندگان تشریف لائے ہوئے تھے۔ چنانچہ دونوں دن کے جلسوں کے بارے میں تصویر کے ساتھ یہاں کے دو مشہور اور کثیر التعداد روزنامے ماترو بھومی اور منورما میں خبریں شائع ہوئیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس کانفرنس کے نیک اور دائمی نتائج پیدا فرمائے اور اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے جن جن مخلصین نے کئی روز سے دن رات ایک کر کے انتھک محنت کی تھی اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین ❊

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ کیرنگ اور اُن کے لڑکے کو کار کے حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں مولیٰ کریم نے اپنے فضل و کرم سے اُنہیں اور دوسرے احمدیوں کو بچا لیا۔ مولوی صاحب موصوف کے لڑکے کو شدید چوٹ لگی بچنے کی اُمید نہ تھی الحمد للہ اب حالت خطرہ سے باہر ہے۔ کٹک جنرل ہسپتال میں عزیز موصوف زیر علاج ہے عزیز موصوف اور مولوی صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ مکرم زین الدین صاحب آف کیندرہ پاڑہ کا ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے اُن کے لئے بھی احباب دُعا فرمائیں۔

خاکسار۔ سید فضل عمر مبلغ انچارج کٹک مشن۔

۲۔ خاکسار کے خالہ زاد بھائی مکرم وسیم احمد صاحب ناصر فریدی حال رجوکر علیگڑھ مسلم یونیورسٹی (یہاں D.Ph.D کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں) کے دانت میں پچھلے دنوں شدید تکلیف ہو گئی تھی پتہ: حال علاج جاری ہے۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی نیز نمایاں کامیابی کے واسطے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ منیر احمد حافظ آبادی قادیان۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔ **سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان**

وصیت نمبر ۱۴۲۷۵ ۔ میں وی رشیدہ زوجہ مکرم کے ایم ہاشم صاحب قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کینانور۔ صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ جنوری ۱۹۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

مجھے اپنے خاوند کی طرف سے ۵۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے اُس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرا حق مہر ۵۰۰/- روپے (پانچصد روپیہ) میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اُس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

اس کے علاوہ میرے پاس مندرجہ ذیل طلائی زیورات ہیں۔

نیکلس وزن ۶ ساورن۔ چوڑیاں چھ عدد وزن ۶ ساورن۔ بالیاں وزن ۱/۲ ۱ ساورن کل میزان ۱/۲ ۱۳ ساورن۔ جس کی قیمت ۶۰۰۰/- روپے (چھ ہزار روپے ہے) میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ میری کوئی اور آمد یا جائیداد ہوئی تو اُس کی اطلاع سیکرٹری صاحب مقبرہ بہشتی قادیان کو کروں گی۔ وباللہ التوفیق۔

الامۃ۔ وی رشیدہ۔ گواہ شد۔ کے ایم ہاشم خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ ٹی سلیمان والد موصیہ۔ گواہ شد۔ سی برکت اللہ سیکرٹری مال کوڈالی۔

حق مہر ۵۰۰/- (پانچ صد) روپے جو میری طرف سے واجب الادا ہے اس کا میں ذمہ دار ہوں۔

وصیت نمبر ۱۴۲۷۶ ۔ میں محمد رفیق دہرہ ولد میاں محمد ابراہیم صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۶۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدراس۔ ڈاکخانہ مدراس۔ ضلع مدراس۔ صوبہ تامل ناڈ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں۔ میں اس وقت تجارت کرتا ہوں جس کی ماہانہ اوسط آمد مبلغ پانچصد روپے ہے۔ میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں انشاء اللہ اپنا حصہ آمد ماہانہ ادا کرتا رہونگا۔ اگر میری آمد میں کوئی کمی بیشی ہوئی تو اُس کی اطلاع دفتر مقبرہ بہشتی کو کرتا رہونگا۔ اگر بوقتِ وفات اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ محمد رفیق سیکرٹری مال مدراس۔ گواہ شد۔ شریف احمد امینی نزیل مدراس۔ گواہ شد۔ بشیر احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ نزیل مدراس۔

وصیت نمبر ۱۴۲۷۷ ۔ میں مسماۃ راشدہ شمیم زوجہ محمد شمیم ایم اے قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ ڈاکخانہ ۱۷ ضلع ۲۴ پرگنہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد منقولہ بصورت زیورات و حق مہر حسب ذیل ہے:۔

۱۔ کان کے طلائی جھمکے تین جوڑی وزنی ۱/۲ ۱ تولہ۔ ۲۔ گلے کی طلائی ہار دو عدد وزنی پانچ تولے۔ ۳۔ ہاتھ کے طلائی بالے ایک جوڑی وزنی ۱/۲ ۲ تولے۔ ۴۔ طلائی انگوٹھی دو عدد وزنی ۱/۲ تولہ۔ ۵۔ مانگ کا ٹیکہ طلائی ۱/۲ تولہ جملہ وزنی دس تولے سونا۔ قیمتی اندازاً ساڑھے پانچہزار روپیہ (۵۵۰۰/-) اس کے علاوہ میرا مہر مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ بذمہ خاوند واجب الوصول ہے۔ میری اس تمام جائیداد کی قیمت مبلغ آٹھ ہزار روپیہ بنتی ہے۔ میں اپنی اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اگر بوقتِ وفات میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں اپنے حصہ کی کوئی رقم ادا کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس قدر رقم اصل زرِ وصیت میں سے منہا سمجھی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین راقم الحروف محمد سلیم خسر موصیہ۔

نوٹ:۔ میں اپنے مہر کے دسویں حصہ کی ادائیگی میں اپنے ذمہ لیتی ہوں۔

الامۃ۔ راشدہ پروین شمیم۔ گواہ شد۔ محمد سلیم۔ گواہ شد۔ نور عالم احمدی امیر جماعت کلکتہ۔

وصیت نمبر ۱۴۲۷۸ ۔ میں مطلوبہ بیگم زوجہ مکرم محمد شفیع صاحب دکاندار قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

سونے کی دو انگوٹھیاں ایک جوڑی بالیاں ایک جوڑی کانٹے جن کا کل وزن دو تولے ہوگا اور رقم گیارہ صد ساٹھ روپے ہوتی ہے (۱۱۶۰/-) نیز میرا حق مہر ایک ہزار (۱۰۰۰) بذمہ خاوند ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمدنی نہیں اور نہ ہی جائیداد ہے۔ میں اپنی منقولہ جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ بوقتِ وفات جو متروکہ ثابت ہو اُس کے اوپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور اُن سب کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ مطلوبہ بیگم۔ گواہ شد۔ محمد شفیع خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ حمید الدین شمس مبلغ سیالکوٹ۔

میں مطلوبہ بیگم کے حق مہر کے حصہ وصیت کا ذمہ لیتا ہوں ادا کر دیا جائے گا۔

وصیت نمبر ۱۴۲۷۹ ۔ میں فاطمہ بیگم بنت ظفر الدین صاحب مرحوم سملیہ رانچی بہار قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۸ء ساکن سملیہ رانچی بہار حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرے پاس ایک طلائی انگوٹھی جس کی قیمت ۱۹۵/- روپے ہے۔ اور مجھے پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اسی کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کرونگی اور کوئی آمدن میں اضافہ کی صورت پیدا ہوگی تو اس کی اطلاع بھی سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ وصیت باقاعدہ رسید داخل خزانہ صدر انجمن کراتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر جو میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ۔ فاطمہ بیگم۔ گواہ شد۔ مرزا وسیم احمد۔ گواہ شد۔ عبد القدیر۔

وصیت نمبر ۱۴۲۸۱ ۔ میں محمد حبیب علی خاں ولد مکرم محمد مظہر علی خاں صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ وظیفہ یاب ریاست مہاراشٹر عمر ۷۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ ملک پیٹ نمبر ۵۰۰۰۳۶ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم فروری ۱۹۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری کل جائیداد منقولہ میں میرے ملبوسات ہیں۔ جو مقامی جماعت کے حوالے میرے فوت ہونے کے بعد کر دیئے جائیں گے تاکہ صدر انجمن احمدیہ قادیان پر پہنچا دیئے جائیں میری دوسری جائیداد منقولہ میری ماہوار وظیفہ کی آمدنی مبلغ ۲۷۷/- روپے ہیں۔ جس کا ۱/۱۰ میں ہر ماہ بطور چندہ وصیت ماہواری ادا کرتا رہونگا اور میری غیر منقولہ جائیداد ایک موروثی سفینہ سقافی مکان نمبر ۱۸۴-۹-۱۶ واقعہ محلہ قدیم ملک پیٹ حیدرآباد ہے۔ جس کی صرف دیوار خانہ کی چھت پختہ ہے۔ جس کی تعمیر ۱۹۳۵ء میں ہوئی تھی اور جس کی قیمت کا اندازہ میں اپنے طور پر مبلغ تیس ہزار روپے قرار دے کر اس کا ۱/۱۰ یعنی تین ہزار روپے ماہانہ اقساط مبلغ دو سو روپے اپنی پنشن سے ادا کرتا رہوں گا۔ مکمل ادائیگی تک دیتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری کوئی

اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر غیر منقولہ جائداد ہے جو ۱/۱۰ حصہ وصیت مختص کیا گیا ہے اس کی مکمل ادائی سے پیشتر میری وفات عمل میں آئے تو میں اپنی اہلیہ سعیدہ بیگم اور بچی عارفہ خانم کو ذمہ دار گردانتا ہوں کہ وہ میرے فرزند کلاں ڈاکٹر محمد علی خان سے جو اس وقت بمقام پامین بلیف۔ ریاست آرکن زائین امریکہ میں مقیم ہے اُن سے بقیہ رقم کی ادائیگی کی تکمیل کرا کے میری نعش قادیان مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کے لئے پہنچا دی جائے۔

العبد: محمد حبیب علی خان وصیت کنندہ۔ گواہ شد: احمد عبد الحمید سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن ۷۷/۳/۸۔ گواہ شد: سعیدہ بیگم زوجہ حبیب علی خان۔ گواہ شد: عارفہ خانم دختر حبیب علی خان۔ گواہ شد: احمد حسین جنرل سیکرٹری حیدر آباد۔ گواہ شد: محمد عبد اللہ نائب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد۔

وصیت نمبر ۱۴۲۸۳ — میں عبد اللطیف ولد پی۔ ایم۔ محمد صاحب قوم مالاباری پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۵ء ساکن موگرال ۶۴۰۳۲۱ ڈاکخانہ موگرال ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ر مارچ ۱۹۷۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

خاکسار کی فی الحال کوئی جائدادِ غیر منقولہ نہیں ہے۔ منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد جاپانی جیوٹیٹ ٹرانسسٹر ۲ بینڈ معہ ٹیپ ریکارڈ قیمتی -/۷۰۰ روپے۔ ایک عدد ریسٹ واچ قیمت -/۱۰۰ روپے۔ کُل میزان -/۸۰۰ روپے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

میری ماہوار آمد بصورت تنخواہ مبلغ -/۱۳۰۰ روپے ہے۔ جسکا ۱/۱۰ حصہ حصہ آمد ہر مہینہ دوں گا۔ اگر میں کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد جو بھی میرا ترکہ ثابت ہو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر اپنی زندگی میں بطور حصہ جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس قدر جائداد اس سے مستثنیٰ ہوگا۔

اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع بھی کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔

العبد عبد اللطیف۔ گواہ شد: ایم سلیمان بمبئی۔ گواہ شد: مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

وصیت نمبر ۱۴۲۸۴ — میں سلمہ سروری زوجہ عمر الدین صاحب دہلوی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔

اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ڈیڑھ ہزار روپیہ۔

(۲) زیورات۔ ایک عدد گلے کا ہار طلائی وزن ۱۰ گرام۔ ایک عدد انگوٹھی طلائی وزن ایک گرام کل وزن ۱۱ گرام قیمت -/۶۶۰ روپے۔

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اگر اس کے بعد اور کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر بھی میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ: سلمہ سروری۔ گواہ شد: قاضی عبد الحمید بقلم خود ۷۷/۴/۶۔ گواہ شد: عمر الدین دہلوی خاوند موصیہ ۷۷/۴/۶۔ میں حق مہر کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ عمر الدین دہلوی ۷۷/۴/۶

وصیت نمبر ۱۴۲۸۵ — میں صغیر النساء بنت مکرم بہادر خان صاحب درویش قوم رانجھا، پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال (تاریخ پیدائش ۱۲ر جولائی ۱۹۵۸ء) تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ر نومبر ۱۹۷۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

مجھے اس وقت اپنے والد صاحب کی طرف سے بطور جیب خرچ -/۵ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری اس وقت منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ اگر میں اس کے بعد کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میں اپنی آمد یا جائیداد جو بھی ہو اس کے متعلق صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع دیتی رہوں گی۔

میرے مرنے پر اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ: صغیر النساء ۷۶/۱۱/۲۷۔ گواہ شد: بہادر خان درویش والد موصیہ ۷۶/۱۱/۲۷۔ گواہ شد: دلاور خان کارکن دفتر اخبار بدر قادیان ۷۶/۱۱/۲۷

ولادت

خاکسار کی ہمشیرہ عطیہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی محمد عبد اللہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۷ر مئی ۱۹۷۷ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بچے کا نام محمد نصر اللہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولود کے خادمِ دین بننے کے لئے نیز والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ نومولود مکرم فیض احمد صاحب یادگیری کا نواسہ اور مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب تیماپوری کا پوتا ہے۔

خاکسار: بشارت احمد حیدر قادیان

اعلاناتِ نکاح

(۱) مکرم منصور احمد صاحب ولد محمد عبد الرحمٰن صاحب آف دیودرگ کا نکاح مکرمہ قمر النساء بیگم صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب عجیب شیر ساکن تیماپور کے ساتھ مبلغ چار ہزار دو صد پچیس روپے پر مکرم خلیل احمد صاحب عجیب شیر نے پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم منصور احمد صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب نے شکرانہ فنڈ میں پانچ پانچ روپے درویش فنڈ میں پانچ پانچ روپے۔ پانچ پانچ روپے اعانتِ بدر میں اور پانچ پانچ روپیہ شادی فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہما اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

(۲) مکرم فاروق احمد صاحب صدر مربی نے خاکسار کی دوسری بچی عزیزہ مسعودہ خاتون صاحبہ کے نکاح کا اعلان عزیز عبد الرشید صاحب (بی کام) ابن مکرم رستم علی غازی صاحب سندربن (بنگلہ دیش) کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ خاکسار محمد عبد الواحد پوسٹ ماسٹر (سندربن۔ بنگلہ دیش)

(۳) مورخہ ۷۷/۴/۱۸ کو عزیزم محمد اقبال احمد صاحب ابن الیس کے عبد الرزاق صاحب احمدی مرحوم کا نکاح صابرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم ایم محمد عثمان صاحب سوریب کے ساتھ بعوض گیارہ سو روپے حق مہر مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ شیموگہ نے پڑھا۔ اس خوشی کے موقعہ پر دولہا کے بھائی محمد عثمان صاحب نے پانچ روپے شکرانہ فنڈ اور پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ نیز دُلہن کے والد مکرم ایم عثمان صاحب نے بھی شادی فنڈ میں -/۵ شکرانہ فنڈ میں -/۵ اور اعانت بدر میں -/۵ روپے ادا کئے ہیں۔ خاکسار: شیخ محمود احمد سیکرٹری مال شیموگہ

اللہ تعالیٰ اِن جملہ رشتوں کو بابرکت کرے۔ آمین

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS, KANPUR.
PHONES:- 52325/52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر
لیدر سول اور ربر شیٹ کے سینڈل
زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس۔ کانپور
مکھنیا بازار ۴۲/۲۹

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹوونگس کی خدمات حاصل کیجئے
Autowings,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE:- 76360.
آٹوونگس

جنتا سرکار اور جماعتہائے احمدیہ بھارت کی توجہ کیلئے

جماعت احمدیہ اپنی قریباً نوّے سالہ زندگی میں اس اصول پر سختی سے کاربند رہی ہے کہ بدامنی اور لاقانونی کی راہ کبھی اختیار نہ کی جائے اور اپنے جماعتی مسائل کو قانونی ذرائع سے سلجھایا جائے۔

جماعت احمدیہ کے اس طریق کو بعض دفعہ کمزوری پر محمول کیا جاتا ہے خصوصاً ان مقامات پر جہاں جماعت احمدیہ اقلیت میں ہے اور دیگر عوام باوجود اکثریت میں ہونے کے اور بعض دفعہ انہی عوام کی پارٹی کی سرکار ہونے کے لاقانونی کا طریق اختیار کرتے ہیں۔

۱۹۷۲ء میں جماعت احمدیہ کی عیدگاہ اور قبرستانِ قدیم پر ناجائز قبضہ کر لیا گیا تھا۔ اور اس وجہ سے جماعت کو مقدمات میں الجھایا گیا۔ اس وقت بھی سرکار کو بار بار احمدیہ مرکز نے اس امر سے آگاہ کیا تھا کہ سرکار کے نرم رویہ سے ایسے لوگوں کو جماعت احمدیہ کو تنگ کرنے کی حوصلہ افزائی ہوگی مگر باوجود چار سال گذر جانے کے کوئی نتیجہ خیز کاروائی نہیں ہوئی۔

اب ایک اور اہم معاملہ میں یہی صورت عرصہ ۱½ سال سے رونما ہو رہی ہے ریتی چھلہ جو بچاس کنال پر مشتمل رقبہ وسط قادیان میں واقع ہے تقسیم ملک کے بعد دیگر مسلم املاک کی طرح محکمہ کسٹوڈین کی تحویل میں لے لیا گیا بعد میں تمام املاک کی واپسی کے مطالبہ پر طویل سماعت اور چھان بین کے بعد دستاویزات اور سرکاری ریکارڈ وغیرہ کی روشنی میں وزارت بحالیات حکومت ہندنے ریتی چھلہ کی جائیداد بھی صدر انجمن احمدیہ کو انتہارہ اٹھارہ سال پہلے ۱۹۵۹ء میں واگذار کرکے اس کا قبضہ دے دیا تھا۔

ریتی چھلہ میں واقعہ دکانیں جو محکمہ کسٹوڈین کی طرف سے غیر مسلم افراد کو کرایہ پر دی گئی تھیں ان کی واگذاری کے احکامات کے مدِّنظر تمام دکانداروں نے صدر انجمن احمدیہ کے نام کرایہ نامے تحریر کر دئے نیز ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۴ء تک اس زمین کی پیمائش ہوئی۔ شمالی اور جنوبی جانب قریباً بچاس عدد نئی دکانیں تعمیر کرائی گئیں دو بنگلوں کی عمارتیں اور دو عدد گودام صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے تعمیر کرائے گئے اور یہ جملہ تعمیرات میونسپل کمیٹی سے نقشہ جات کی منظوری کے بعد کروائی جاتی رہی ہیں۔

اکتوبر ۱۹۷۵ء میں ۱۳ عدد نئی دکانوں اور عمارت ریسٹ ہاؤس کے نقشے جب میونسپل کمیٹی میں دئے گئے تو بعض ممبران نے ذاتی مخالفت کی بناء پر روک پیدا کی۔ اور ہر دو نقشہ جات نومبر ۱۹۷۵ء میں نامنظور کر دئے گئے ہماری طرف سے میونسپل کمیٹی کے اس فیصلہ کے خلاف درخواست دینے پر جناب ایس۔ ڈی۔ او صاحب سول بٹالہ نے تحقیقات کے بعد میونسپل کمیٹی کے مؤقف کو رد کرتے ہوئے ان کے فیصلہ کو معطل کر دیا۔ اور آخر جولائی ۱۹۷۶ء میں ایس۔ ڈی۔ او صاحب بٹالہ کے اس فیصلہ کی توثیق حکومت پنجاب کی طرف سے کر دی گئی۔ میونسپل ایکٹ کے قواعد کی رو سے فیصلہ کی توثیق سے ساٹھ دن تک اگر میونسپل کمیٹی نقشہ پر کوئی اور اعتراض نہ کرے تو اس مقررہ میعاد کے بعد نقشہ خود بخود منظور متصوّر ہوتا ہے۔

صدر انجمن احمدیہ نے اس تاریخ توثیق سے قریباً پانچ ماہ بعد ان دکانوں کی تعمیر کا کام شروع کیا اور ۱۳ر فروری ۱۹۷۷ء تک جبکہ تعمیر کا کام چھتوں تک پہنچ گیا تو بعض مخالف افراد نے ریتی چھلہ کی ملکیت کے متعلق اعتراض کرکے عدالت بٹالہ سے حکم امتناعی حاصل کر لیا اور ہم کو دکانات کی تعمیر کا کام روکنا پڑا۔ لیکن عدالت نے بعد سماعت ۲ر مارچ ۱۹۷۷ء کو حکم امتناعی ختم کر دیا۔ ۳ر مارچ کو دکانات کی تعمیر کا کام دوبارہ شروع کر دیا گیا۔ لیکن بعض شر پسند افراد کی سرکردگی میں ایک ہجوم نے قانون کی مٹی پلید کرتے ہوئے زیرِ تعمیر مکانوں کے بعض حصّے گرا دئے۔ اور مقامی پولیس نے امن پسند اقلیتی جماعت کے حقوق کا تحفظ کرنے کی کوئی کوشش نہ کی اور نہ ہی بعد میں ان شوریدہ سر افراد کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی۔

جن مدعیان کا حاصل کردہ حکم امتناعی خارج ہو چکا تھا انہوں نے عدالت سینئر سب جج گورداسپور میں اپیل کرکے دوبارہ حکم امتناعی حاصل کر لیا۔ جو اس عدالت نے بھی باقاعدہ سماعت کے بعد ۲۸ر اپریل کو خارج کر دیا اور انجمن کو دکانات تعمیر کرنے کی اجازت دے دی۔

اس واضح فیصلہ کے بعد بھی بعض مقامی سیاسی سربراہ اس امر کا برملا اظہار کر رہے ہیں کہ وہ اس عدالتی فیصلہ کے باوجود مزید تعمیر نہیں ہونے دیں گے۔ اور گویا انصاف اور قانون کی مٹی پلید کرتے ہوئے پوری طرح اس کی مزاحمت کریں گے تعجب کہ ابھی تک مقامی پولیس کی طرف سے بھی صدر انجمن احمدیہ کو ضروری تحفظ نہیں دیا جا رہا۔

پنجاب کے صوبائی افسران اور مرکز کی جنتا پارٹی کے لئے یہ لمحۂ فکریہ ہے جس نے اپنے اس اصول کا اعلان کر رکھا ہے کہ وہ اقلیتوں کی محافظ ہے کیا وہ قانون کی ایسی تذلیل اور اقلیتوں کے حقوق کی پامالی ہوتا دیکھنا برداشت کریں گے؟

جماعت احمدیہ کے بین الاقوامی مقدس مذہبی مرکز میں ایک پُرامن جماعت کے جائز حقوق کا تحفظ کرنا اور یہاں کی خوشگوار فضا کو مکدر ہونے سے بچانے کے لئے حکومت کا فرض ہے کہ وہ مؤثر اور فوری قدم اٹھائے اور اس چیلنج کو قبول کرے جو چند فتنہ پرداز افراد کی طرف سے دیا جا رہا ہے۔

آئندہ چند ہفتوں میں کئی صوبوں میں ریاستی انتخابات عمل میں آ رہے ہیں ان صوبوں میں پھیلی ہوئی جماعتہائے احمدیہ پر بعض مقامی غیر مسلم احباب کے ناپسندیدہ طریق عمل اور مقامی حکام کی طرف سے اب تک مرکز قادیان کو جائز قانونی تحفظ نہ ملنے پر کیا اثر پڑے گا۔ یہ کسی وضاحت کا محتاج نہیں افسوس کہ جماعت احمدیہ کے بعض مخالف مقامی سربراہ ایسے دوراندیشی سے محروم معلوم ہوتے ہیں۔ مقامی اور ضلع کی سطح پر کوشش کرنے کے بعد جماعت کی طرف سے اس تعلق میں صوبائی اور مرکزی حکام کو فوری مداخلت کیلئے توجہ دلائی جا چکی ہے اُمید ہے کہ ذمہ دار افسران اس معاملہ میں خصوصی دلچسپی لے کر انصاف کے تقاضا کو جلد پورا کرنے کی طرف توجہ دیں گے۔ مرکز قادیان کی تکلیف کا ازالہ نہ ہونے کی صورت میں بیرونی ممالک کے احمدیوں کو اس کی اطلاع ہونے پر کس قدر تکلیف ہوگی۔ اور بین الاقوامی طور پر اس کے نمایاں اثرات ظہور پذیر ہوں گے جو کسی وضاحت کے محتاج نہیں ہیں۔ (منقول از آئندہ)

(ایڈیشنل ناظر امورِ عامہ - قادیان)

درخواست دعا

(۱) جماعت احمدیہ مرکرہ کے ایک مخلص احمدی دوست مکرم جمال الدین صاحب کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے ذہنی امراض میں مبتلا بیمار چلی آ رہی ہیں کافی علاج ... موصوف کے چار بچے ہیں۔ موصوف درویش فنڈ میں مبلغ پندرہ روپیہ ادا کرتے ہوئے درخواست دعا کرتے ہیں کہ مولا کریم ان کی اہلیہ صاحبہ کو کامل شفا عطا فرمائے اور جملہ پریشانیوں سے نجات دے با روزگار بنائے۔ آمین ۔

خاکسار:۔
ایم عبد السلام مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

(۲) خاکسار کے ذمہ کچھ قرض ہے اور تا حال میری والدہ صاحبہ اور اہلیہ صاحبہ نے احمدیت قبول نہیں کی قرضہ کی جلد ادائیگی اور والدہ صاحبہ اور اہلیہ صاحبہ کو حق نصیب ہونے کے لئے تمام بزرگانِ جماعت اور درویشانِ کرام سے دعا کی درخواست ہے

خاکسار:۔
سید فخر الدین بریلی